Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

إن الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء عسى أن يبعثك ربك مقاماً محموداً

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۷۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم پیر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۲۱ جمادی الثانی ۱۳۹۸ھ ۲۹ ہجرت ۱۳۵۷ش ۲۹ مئی ۱۹۷۸ء | نمبر ۱۲۰

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق تازہ اطلاع

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

ربوہ ۲۹ ہجرت۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق جو تازہ اطلاع بذریعہ کیبل گرام محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی کو موصول ہوئی ہے اس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے:-

"فرینکفورٹ، ۲۷ مئی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اچھی ہے، الحمد للہ۔

۲۶ مئی کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جمعہ سے قبل کئی گھنٹوں تک دفتر میں تشریف فرما ہو کر ڈاک ملاحظہ فرمائی اور آمدہ خطوط کے جواب لکھوائے پھر حضور نے نماز جمعہ پڑھائی۔ مرزا انس احمد (پرائیویٹ سیکرٹری)"

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اِس سفر کے ہر مرحلہ پر حضور کا حافظ و ناصر ہو اور رُوح القدس کے ساتھ حضور کی نصرت فرماتا رہے۔ آمین

رپورٹ نمبر ۲ از ۱۰ تا ۱۳ مئی ۱۹۷۸ء

فرینکفورٹ (مغربی جرمنی) میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اہم دینی اور جماعتی مصروفیات

مختلف اہم موضوعات پر حضور کے زرّیں ارشادات۔ جماعت کی طرف سے والہانہ محبّت و اخلاص کا اظہار

(مکرم یوسف سلیم صاحب ایم۔اے)

فرینکفورٹ (مغربی جرمنی) ۱۰ مئی۔ حضور مشن ہاؤس میں فروکش ہیں۔ یہاں مختصر قیام ہے۔ لندن کانفرنس میں تقاریر کی تیاری کے کام کے ساتھ ساتھ جرمنی کے مختلف قصبات اور شہروں میں بکھرے ہوئے جماعت کے دوستوں سے ملاقاتوں کے ذریعہ اُن کی تربیت و اصلاح کا اہم مقصد حضور کے پیشِ نظر ہے چنانچہ اِن دنوں احبابِ جماعت سے انفرادی اور اجتماعی ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ حضور کی تشریف آوری یہاں کے مقامی اور غیر مقامی احمدیوں کے لئے حقیقتاً خوشی کا پیغام لائی اور ان میں مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ چنانچہ وہ اِس موقع پر اپنے پیارے امام ایدہ اللہ الودود کے ساتھ جس محبت و اخلاص اور جوش و خروش کا مظاہرہ کر رہے ہیں وہ قابلِ رشک ہے۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ خیراً۔

۱۰ مئی بعد دوپہر جب حضور یہاں پہنچے تو تھوڑی دیر آرام کرنے کے بعد مسجد میں تشریف لائے۔ ظہر اور عصر کی نمازیں پڑھائیں اور پھر قریباً نصف گھنٹے تک اپنے خدام میں رونق افروز رہے۔ صلیب سے حضرت مسیح علیہ السلام کی نجات کے موضوع پر گفتگو ہوتی رہی۔ حضور نے فرمایا کفنِ مسیح کی نہ تو کوئی خاص اہمیت ہے اور نہ اسے کوئی اہمیت دینے کی ضرورت ہے کیونکہ اس کے علاوہ بھی بہت سے شواہد موجود ہیں جو حضرت مسیح کے صلیب سے بچ نکلنے کی واضح دلیل ہیں۔

اِسلام کی نشأۃِ ثانیہ اور جماعتِ احمدیہ کا فرض

حضرت مسیح علیہ السلام کی صلیب سے نجات کی جو نئی شہادتیں منظرِ عام پر آئی ہیں اُن کا ذکر کرنے کے بعد حضور نے فرمایا یہ اتنی واضح شہادتیں ہیں کہ کسی کو ان سے مجالِ انکار نہیں۔ مگر جب تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے رُوحانی فرزند حضرت مسیح موعود علیہ السلام نہ آجاتے اُس وقت تک یہ ضروری تھا کہ لوگوں کی عقلوں پر پردہ پڑا رہے اور یہ باتیں سامنے نہ آئیں۔ اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے ساتھ اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کا زمانہ شروع ہو چکا ہے۔ اسلام کے عالمگیر غلبہ کے دن قریب ہیں ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم اپنا نمونہ ایسا عمدہ بنائیں کہ جس سے ایک تو ہماری عاقبت سنور جائے اور دوسرے یہ کہ اسلام سے دُنیا متعارف ہو جائے۔ اس پر کچھ زیادہ خرچ بھی نہیں آتا بس گندی عادتوں سے بچنے کی ضرورت ہے۔ فرمایا خدا تعالیٰ نے دُنیا کی ہر چیز کو انسان کی خدمت کے لئے پیدا کیا ہے اب یہ انسان کا کام ہے کہ وہ اپنی فطری استعدادوں کی صحیح نشوونما کر کے نیکی کی راہ اختیار کرے یا اپنی فطرت کے خلاف کام کر کے گناہگار ٹھہرے۔ آپ نے فرمایا میں یہاں کے ہر احمدی کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اسلام کا ایک مثالی نمونہ بننے کی کوشش کرے اسی میں اس کی اپنی بھلائی اور اسلام کی ترقی کا راز مضمر ہے۔

قابلِ دید مقامات کی سیر

شام کے وقت حضور ایدہ اللہ یہاں کی ایک مشہور اور خوبصورت سیرگاہ LOUHR BERG تشریف لے گئے جو ایک اُونچی جگہ پر واقع ہے۔ یہاں سے شہری آبادی دُور تک نظر آتی ہے۔ ایک دو جگہ ڈھلوانوں پر انگور کی تازہ بیلیں دیکھ کر حضور نے ان میں دلچسپی کا اظہار فرمایا۔ مکرم امام منصور احمد خان صاحب، ہمارے نو مسلم بھائی عبداللہ صاحب، برادرم مبشر باجوہ صاحب، شریف خالد صاحب، اسماعیل صاحب خالد اور حمید الرحمٰن خاں صاحب بھی حضور کے ہمراہ تھے۔

۱۱ مئی۔ حضور کے قیام کے سلسلہ میں خدام بڑی تندہی سے خدمات بجا لانے میں مصروف رہتے ہیں۔ آج خدمت پر مامور بعض خدام کو حضور نے یہ مشورہ دیا کہ وہ یہاں کوئی نہ کوئی ہنر سیکھنے کی ضرور کوشش کریں تاکہ وہ آئندہ زندگی میں بھی اُن کے کام آئے۔

بعض دوستوں کو حضور نے انفرادی ملاقات کا موقع دیا۔ عزیزم عرفان احمد خان ابن مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی جو بڑے مخلص نوجوان اور یہاں کی مقامی جماعت کے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈز کے سیکرٹری بھی ہیں کو ارشاد فرمایا کہ وہ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب سے جوبلی فنڈ کے حسابات چیک کروا لیں۔

شام کو حضرت صاحب فرینکفورٹ کے مضافات میں جرمنی کی دوسری اُونچی پہاڑی FELD BERG میں واقع TAUNUS کی سیرگاہ میں تشریف لے گئے۔ یہ پورا علاقہ قدرتی حُسن سے مالا مال ہے۔ پہاڑ کی چوٹی کو ہموار کر کے سیرگاہ کی شکل دے دی گئی ہے یہاں کے خوبصورت نظارے قلب و نظر کے لئے فرحت بخش ہیں۔ حضور نے یہاں تھوڑی دیر تک چہل قدمی کی اور ایک قریبی ریسٹورنٹ میں چائے پی۔ اس روز بھی حضور کی کار ڈرائیو کرنے کی سعادت برادرم شریف خالد صاحب کے حصہ میں آئی۔

نماز جمعہ کی ادائیگی

۱۲ مئی جمعۃ المبارک کے دن حضور نے دو بجے نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے انسان کی فطری صلاحیتوں کا ذکر کرنے کے بعد ان کی نشوونما کے حُسن و قبح پر روشنی ڈالی اور احبابِ جماعت کو یہ نصیحت فرمائی کہ وہ اپنی خداداد صلاحیتوں کی کما حقہٗ نشوونما کر کے نیکی کی راہیں اختیار کریں اور فطرتِ صحیحہ کے خلاف کام کرنے سے مجتنب رہیں تاکہ وہ اِس طرح ان ملکوں کے لوگوں کو اسلام کے قریب لانے میں اپنا بھرپور کردار ادا کر سکیں۔ مقامی جماعت کے علاوہ چوبیس مقامات کے قریباً ایک سو سے زائد مردوں اور عورتوں نے بھی حضور کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرنے کی سعادت حاصل کی۔

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی ملکوں کے استحکام کی دعا

نماز جمعہ کے ساتھ حضور نے نماز عصر جمع کر کے پڑھائی اور پھر تھوڑی دیر تک احباب میں تشریف فرما رہ کر بعض دوستوں سے ان کے حالات دریافت کرتے رہے۔ اس موقع پر اخبارات میں چھپنے والی خبروں کا ذکر ہوا تو حضور نے فرمایا ہماری دعا ہے اللہ تعالیٰ اسلامی ملکوں کو فتنہ و فساد سے محفوظ رکھے اور انہیں حقیقی خوشحالی اور استحکام بخشے۔ فرمایا دنیا میں انقلاب تو آتے رہتے ہیں لیکن ایسا انقلاب جس کی لپیٹ میں عورتیں اور بچے بھی آجائیں اور اقتدار کی خاطر ہزاروں لوگ بے دریغ قتل کر دیئے جائیں وہ انسانی تاریخ کا ایک ایسا خونیں باب ہے جس پر کوئی بھی دردمند دل اظہار تاسف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اللہ تعالیٰ مسلم ممالک کو ایسے انقلابات سے محفوظ رکھے۔

احباب کو بیش قیمت نصائح

حضور نے اپنے خدام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا مجھے خوشی ہے ہمارے نوجوان ماشاء اللہ خوب کام کر رہے ہیں لیکن وہ اس بات کو مد نظر رکھیں کہ جس درد اور محنت سے پیسے کمائے جاتے ہیں اسی درد اور سلیقہ کے ساتھ ان کو خرچ کرنا بھی ضروری ہے۔ اور پھر ایسی صورت میں جبکہ یہاں روزگار کے لحاظ سے غیر یقینی مستقبل کا سامنا ہے اپنی کمائی کو سنبھالنے میں اور بھی زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔

حضور نے ان کو یہ نصیحت بھی فرمائی کہ وہ دنیا کمائیں اور خوب کمائیں خدا تعالیٰ ان کے اموال میں برکت ڈالے لیکن اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ وہ احمدی ہیں اور انہوں نے دنیا سے ایک زبردست روحانی اور اخلاقی جنگ شروع کر رکھی ہے جو انہوں نے خلافت حقہ احمدیہ کی ڈھال کے پیچھے نہایت بہادری کے ساتھ لڑنی ہے اور خواہ کچھ بھی ہو جائے دنیا کے سامنے گردن نہیں جھکانی۔

سینیگال کے ایک نوجوان جو میڈیکل کے طالب علم ہیں اور نماز جمعہ ہماری مسجد میں آکر پڑھا کرتے ہیں وہ آج بھی نماز میں شامل تھے۔ نماز کے بعد انہوں نے حضور سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی۔ چنانچہ حضور نے امام منصور احمد خان صاحب کے دفتر میں تشریف لا کر ان سے ملاقات کی اور تھوڑی دیر تک سینیگال اور بعض دوسرے افریقی ملکوں کے بارہ میں گفتگو فرماتے رہے جو اہل افریقہ سے حضور کی بے پناہ محبت کی آئینہ دار تھی۔

رات عشاء کی نماز سے پہلے ہمارے جرمن نومسلم بھائی عبدالصبور صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ کو حضور نے شرف ملاقات بخشا۔ برادرم صبور صاحب نے جمعہ کی نماز کے بعد حضور سے ملاقات کی درخواست کی تھی۔

احباب سے ملاقاتیں

۱۳ مئی بروز ہفتہ حضور ایک بجے تک لندن کانفرنس میں اپنی تقریر کی تیاری میں مصروف رہے۔ دو بجے سے چار بجے تک حضور نے احباب جماعت کو انفرادی اور اجتماعی ملاقاتوں کا شرف بخشا اور انہیں بیش قیمت نصائح اور زریں ارشادات سے نوازا۔

مقامی احباب جن میں میور فیلڈن، ڈرائی ڈنگٹن، ہالم کے دوست بھی شامل تھے سے حضور نے پہلے مصافحہ کیا اور پھر خطاب فرمایا اور بیرون فرانکفرٹ کے ۵۳ مقامات سے تشریف لانے والے کم و بیش اڑھائی سو احباب سے پہلے خطاب فرمایا اور بعد میں مصافحہ کیا۔ مستورات بھی خاصی تعداد میں حضور کی زیارت کے لئے آئی ہوئی تھیں۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا نے ان سے ملاقات فرمائی اور دیر تک ان سے حالات دریافت فرماتی رہیں۔

اس موقع پر حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے احباب سے یکے بعد دیگرے جو خطاب فرمائے ان کو من و عن پیش کرنا تو سردست مشکل ہے تاہم ان کے بعض حصے پیش خدمت ہیں۔

قومی ترقی کا راز انتھک محنت میں ہے

حضور نے فرمایا جرمن قوم بڑی محنتی قوم ہے۔ اس نے انتھک محنت سے بڑے تھوڑے عرصہ میں پورے ملک میں صنعت و حرفت کا ایک جال بچھا دیا ہے اور ملکی معیشت کو بام عروج پر پہنچا دیا ہے۔ ہر چھوٹے بڑے کام سے ان کی لگن اور شوق قابل داد ہے۔ دوستوں کو ان سے سبق سیکھنا چاہیئے اور کبھی وقت ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔ قدرت کا قانون بھی یہی ہے کہ محنت کرو گے تو پھل پاؤ گے۔

فرمایا قرآن کریم نے ایک طرف یہ اعلان کیا اور بڑا عظیم اعلان کیا:۔

وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ط اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝

کہ دنیا کی ہر چیز کو انسان کی خدمت پر لگا دیا گیا ہے۔ لیکن دوسری طرف یہ بھی فرما دیا

لَيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى۔

کہ انسان جتنی کوشش کرے گا کائنات سے اتنی خدمت لے لے گا۔ کوشش نہیں کرے گا تو خدمت نہیں لے سکے گا۔

خدا تعالیٰ کی نعمتوں کا غلط استعمال

حضور نے فرمایا۔ یہ عجیب بات ہے کہ بعض لوگوں نے خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو عذاب بنا دیا ہے اور صحیح راہ کو چھوڑ کر غلط راستوں پر چل نکلے ہیں۔ مثلاً اٹامک انرجی ہے اس میں انسان کے لئے گوناگوں فوائد ہیں لیکن اسے انسان کی بھلائی کے لئے اتنا استعمال نہیں کیا جتنا دنیا کی تباہی کے لئے استعمال کیا گیا ہے اس لئے میں کہتا ہوں کہ اگرچہ مغربی قوموں نے دنیوی لحاظ سے بڑی ترقی کی ہے لیکن حقیقتاً یہ مفلوج ترقی ہے۔ دنیا میں ان لوگوں نے جتنی بھلائیاں پیدا کی ہیں ان سے زیادہ خرابیاں پیدا کر دی گئی ہیں اور دنیا کو ایک ہولناک تباہی کے کنارے لا کھڑا کیا ہے۔ پس ان لوگوں کا اثر قبول نہیں کرنا چاہیئے۔ اثر تو ان لوگوں کا قبول کیا جاتا ہے جن کا اول تا آخر مقصد بنی نوع انسان کی بھلائی ہوتا ہے۔

فرمایا مغربی اقوام کا یہ کہنا کہ انہوں نے بڑی ترقی کی ہے اور مختلف قسم کے ہلاکت خیز بم بنا لئے ہیں یہ تو کوئی ایسا کارنامہ نہیں جس پر انسانیت فخر کر سکے۔

آپ نے فرمایا دوسری جنگ عظیم میں جاپان کو ایٹم بم کا نشانہ بنایا گیا حالانکہ یورپ اس کے قریب تھا۔ لیکن چونکہ انہیں ڈر تھا کہ اگر یورپ پر ایٹم بم پھینکا گیا تو اس کا ردعمل ان کے اپنے ملک میں شدید سے شدید تر ہو گا اس لئے جاپان کو تباہی کے لئے چنا گیا۔ حیرت ہے یہ ذہنیت اب تک کسی نہ کسی شکل میں کارفرما ہے۔ چنانچہ جب بھی کسی دوائی یا سرجری کا تجربہ کرنا ہوتا ہے تو کسی ایشیائی باشندے ہی کی تلاش کی جاتی ہے۔

خدائی صفات اور ان کے مختلف پہلو

حضور نے برادرم مکرم محی الدین صاحب ابن گیانی واحد حسین صاحب مرحوم کا ذکر کرتے ہوئے ان کی خداداد قابلیتوں کی تعریف فرمائی۔ آپ نے فرمایا جرمن حکومت کی طرف سے ریسرچ سکالر شپ پر وہ یہاں آئے تھے انہوں نے جب اپنے مقالے کا موضوع اس بات کو بتانا چاہا کہ کھانے والی ہر چیز پر ایٹمی ردعمل مختلف ہوتا ہے تو ان کا پروفیسر کہنے لگا تمہیں کیا ہو گیا ہے ہمیں تو اس بات کا کبھی خیال تک نہیں آیا تم یہ ریسرچ کیسے کرو گے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے پروفیسر کو بڑی مشکل سے قائل کیا اور مقالہ لکھنے کی اجازت حاصل کی۔ دراصل اس موضوع پر ریسرچ کرنے کی توجہ انہیں اس طرح پیدا ہوئی کہ انہوں نے شاید میری کسی مجلس میں سنا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی ہر صفت دوسری صفت سے مختلف اور نئی شان میں جلوہ گر ہوتی ہے۔ چنانچہ اس سے انہوں نے یہ نتیجہ نکالا کہ جس خدائی صفت کے جلوے سے گندم پیدا ہوتی ہے وہ لازماً اس سے مختلف ہوتا ہے جس سے مکئی پیدا ہوتی ہے علیٰ ہذا القیاس۔ اسی قسم کی مختلف اشیائے خوردنی پر مختلف ایٹمی اثرات کے لحاظ سے ان کی تحقیق کامیاب رہی جو قرآن کریم کی صداقت کی بین دلیل ہے۔ حضور نے احباب جماعت کو یہ نصیحت فرمائی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی صفات پر غور و فکر کی عادت ڈالیں اور خدائی صفات کے مظہر بننے کی کوشش کریں اور کسی وقت بھی یاد الٰہی سے غافل نہ رہیں۔

کائنات کی ہر چیز کی بقاء وحی الٰہی پر ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے قرآن کریم کی تعلیم کی روشنی میں تفصیل سے بتایا کہ کائنات کی ہر چیز کی زندگی اور بقاء خدا تعالیٰ کے کلام پر موقوف ہے۔ درخت کا کوئی پتہ نہیں گرتا جب تک اسے خدا تعالیٰ کا اذن نہ ہو اور کوئی پتہ پیدا نہیں ہوتا جب تک اسے خدا تعالیٰ کا حکم نہ ہو۔ خدا کہتا ہے ہم ہواؤں سے کہتے ہیں کہ وہ سمندروں سے پانی اٹھاؤ، جب وہ پانی اٹھا لیتی ہیں تو ہم کہتے ہیں اب تم چلنا شروع کر دو۔ پھر ہم ان کو حکم دیتے ہیں کہ فلاں جہت پر چلو اور فلاں علاقے سے آگے نکل جاؤ۔ پھر ہم حکم دیتے ہیں فلاں زمین پر برسنا ہے اور آگے نہیں جانا۔ چنانچہ وہی پانی جسے وہ اٹھائے پھرتی ہیں باران رحمت کی صورت میں برسنے لگتا ہے جس سے زمین سرسبز شاداب اور کھیتیاں ہری بھری ہو جاتی ہیں اور خوب غلہ پیدا ہوتا ہے۔ یہ صرف ہوا ہی نہیں جو اپنے دوش پر خدا تعالیٰ کا حکم اٹھائے پھرتی ہے اس کائنات کی ہر

(باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۲)

مسئلہ خلافت کی اہمیت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے چند ضروری اور اہم ارشادات

مرتبہ: سلطان احمد پیر کوٹی

(سلسلہ کے لئے دیکھیں الفضل ۲۵ مئی ۱۹۷۸ء)

خلافت، حضرت مسیح موعودؑ کی لائی ہوئی اسلامی برکات کے تسلسل کا نام ہے:

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال سے اس روشنی نے جو اللہ تعالیٰ نے نازل کی تھی چمکنا بند نہیں کر دیا۔ حضورؑ کا تو وصال ہو گیا لیکن وہ روشنی اپنی جگہ پر قائم ہے اور روحوں کو باقاعدہ اور مسلسل منور کر رہی ہے اور مردوں اور عورتوں کی ان کی حقیقی منزل کی طرف راہنمائی کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو روشنی اور بصارت کے بغیر نہیں چھوڑ دیا۔ روشنی چمک رہی ہے اور اس کی شعاعیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلفاء کے ذریعہ اکناف عالم میں پہنچ رہی ہیں ان خلفاء کو چھوڑ کر نہ کہیں روشنی ہے نہ حقیقی راہنمائی۔

درحقیقت خلیفہ کسی دنیاوی انجمن کا سربراہ نہیں ہوتا۔ اس کا انتخاب خدا خود کرتا ہے اور وہ خدا کے ہاتھ میں ایک آلہ کی طرح ہوتا ہے۔ اس کے ذریعہ آسمانی مقصد اور آسمانی سکیم کی دنیا میں نمائندگی ہوتی ہے۔ یاد رکھو احمدیت کوئی انسانوں کی از خود بنائی ہوئی کلب نہیں ہے یہ ایک جماعت ہے اور جماعت بھی ایسی جس کی اللہ تعالیٰ نے خود بنیاد رکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہمیشہ اس کی راہنمائی کرتا رہے گا اور اللہ تعالیٰ ہی حقیقتاً تمام روشنی کا منبع ہے اس جماعت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی عظمت اور شان کو دوبارہ قائم کرنے کا فیصلہ فرمایا ہے۔ یہی جماعت انسانیت کی امیدوں کا مرجع اور اس کے درخشندہ مستقبل کی ضامن ہے۔ خلافت قدرت ثانیہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے جلال کی دوسری تجلی۔ اگرچہ خلیفہ المہدی المعہود تو نہیں ہوتا لیکن وہ المہدی المعہود کا جانشین ضرور ہوتا ہے اس کا آنا اس وقت ہوتا ہے جب المسیح الموعود و المہدی المعہود کا وصال ہو جائے۔ یہ بات تو واضح ہے کہ مہدی علیہ السلام جسمانی طور پر ہمیشہ تو اس دنیا میں نہیں رہ سکتے تھے لیکن خلافت رہ سکتی ہے اور انشاء اللہ قائم رہے گی۔ درحقیقت خلافت اسلام کی ان برکات کے تسلسل کا نام ہے جو مہدی معہود دوبارہ دنیا میں لائے تھے۔"

(الفضل ۱۴ مئی ۱۹۷۷ء صفحہ ۲)

خلافت اور جماعت، ایک ہی وجود کا نام ہے:

"میرے اور احباب کے وجود میں میرے نزدیک کوئی امتیاز اور فرق نہیں ہے۔ ہم دونوں "امام جماعت اور جماعت" ایک ہی وجود کے دو نام ہیں اور ایک ہی چیز کے دو مختلف زاویے ہیں۔"

(الفضل ۱۷ اپریل ۱۹۷۶ء صفحہ ۳)

"خلافت (احمدیہ) کی ایک صفت یہ ہے کہ اس خلافت کو اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے اور خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ میں اس خلافت کے ذریعہ اپنی قدرتوں کا زبردست ہاتھ دکھاؤں گا۔ یہ خدا تعالیٰ کی تائید یافتہ خلافت ہے۔ اسی خلافت کا ایک وجود ہے۔ خلافت تو روح ہے اور اس کا جسم بھی ہے (یعنی جماعت احمدیہ جسم ہے) روح اور جسم مل کر ایک وجود بنتے ہیں...... اسی لئے خلافت کا یہ کام ہے کہ وہ جماعت کے دکھوں کو دور کرنے کی کوشش کرے۔ خلیفۂ وقت آپ کے لئے دعا کریں۔ خلیفۂ وقت پر بعض دفعہ ایسے حالات بھی آتے ہیں۔ وہ ہفتوں ساری ساری رات آپ کے لئے دعائیں کر رہا ہوتا ہے جیسے ۱۹۷۴ء کے حالات میں دعائیں کرنی پڑیں۔ میرا خیال ہے کہ دو مہینے تک میں بالکل سو نہیں سکا تھا کئی مہینے دعاؤں میں گزرے تھے۔

پس خلیفۂ وقت وہ وجود ہے جو آپ کے رنج میں شریک ہو۔ آپ کی خوشیوں میں شریک ہو۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً کے مطابق وہ آپ کی دنیوی بھلائی کے لئے دعائیں کرنے والا ہو۔ وَ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً کے مطابق آپ کی روحانی بھلائی کے لئے دعائیں کرنے والا ہو اور یہ دعائیں کرنے والا ہو کہ شیطان کے حملے کبھی بھی کسی احمدی کے خلاف کامیاب نہ ہوں اور ہمیشہ شیطان ناکام رہے اور خالی یہی نہیں یعنی یہ یک طرفہ چیز نہیں بلکہ خلیفۂ وقت مخلصین کی جماعت کے ساتھ مل کر وہ وجود بنتے ہیں جنہوں نے شیطان کے خلاف جنگ لڑنی ہے میں تو ایک عاجز بندہ ہوں لیکن میں جانتا ہوں کہ جماعت کس طرح میرے لئے دعائیں کرتی ہے وہ میرے اور اپنے مقاصد کی کامیابی کیلئے دعائیں کرتی ہے۔ وہ جماعت کی پریشانیوں میں جب خلیفۂ وقت کو پریشان ہونا پڑتا ہے تو پھر جماعت ایک اور لحاظ سے پریشان ہو جاتی ہے کہ ان حالات میں امام وقت کو پریشانی کا منہ دیکھنا پڑ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ حالات بدلے اور یہ پریشانی دور ہو۔ جس طرح انگلی کو تکلیف پہنچے تو انسان کی روح تڑپ اٹھتی ہے اور اگر کسی کو ذہنی کوفت ہو تو سارا جسم کوفت محسوس کرتا ہے یہی حال خلیفۂ وقت اور جماعت احمدیہ کا ہے۔ بس یہ سمجھنا غلط ہے کہ خلیفۂ وقت کوئی اور چیز ہے اور جماعت احمدیہ کوئی اور چیز۔"

(خطاب بخدام الاحمدیہ مورخہ ۶ نومبر ۱۹۷۷ء مطبوعہ الفضل ۲۱ مئی ۱۹۷۸ء صفحہ ۲)

"دنیوی لحاظ سے وہ تلخیاں جو دوستوں نے انفرادی طور پر محسوس کیں وہ ساری تلخیاں میرے سینے میں جمع ہوتی تھیں۔ ان دنوں مجھ پر ایسی راتیں بھی آئیں کہ میں خدا کے فضل اور رحم سے ساری ساری رات ایک منٹ سوئے بغیر دوستوں کے لئے دعائیں کرتا رہا ہوں۔"

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۷۴ء مطبوعہ الفضل ۱۷ اپریل ۱۹۷۶ء صفحہ ۳)

خلیفہ کو غنا کا مقام حاصل ہوتا ہے:

"(ایک) نعمت عظمیٰ جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت احمدیوں کو حاصل ہے وہ خلافت راشدہ کا قیام ہے...... ایک ہے خلافت اور ایک ہے خلیفہ۔ ان دونوں میں یہی فرق ہے خلافت نظام ہے اور خلیفہ جتنی بھی اللہ تعالیٰ اس کو زندگی دے وہ اللہ تعالیٰ کی منشاء سے منتخب ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کو مسند خلافت پر بٹھاتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اصطلاح میں خلافت قدرت ثانیہ کی مظہر ہوتی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ قدرت کا وہ جلوہ جس کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک مجسم قدرت قرار دیا ہے۔ یعنی آپ کے وجود میں اور آپ کے مشن میں نظر آتا ہے یعنی قدرت کا یہ جلوہ قدرت ثانیہ میں بھی نظر آتا ہے۔ خلافت کے اندر اس عظیم قدرت کو ظاہر کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک عجیب طریق اختیار کیا ہوا ہے...... اور وہ یہ ہے کہ وہ ایک ایسے شخص کو جو بالکل بے مایہ اور ناچیز اور جو کچھ بھی نہیں ہوتا اور اپنے آپ کو کچھ بھی نہیں سمجھتا اس کو مسند خلافت پر بٹھا دیتا ہے اور اس کمزور اور کم مایہ وجود کے ذریعہ سے دراصل وہ اپنی قدرتوں کا نشان دکھانا چاہتا ہے اگر اللہ تعالیٰ کسی ایسے شخص کو چنے جس کے متعلق دنیا پہلے ہی سمجھے کہ وہ آسمانوں پر پہنچا ہوا ہے تو پھر اس طرح تو اس قدرت ثانیہ کے جلووں میں بہت اشتباہ پیدا ہو جائے۔

...... خلافت ثالثہ کا وقت آیا اس وقت ہماری جماعت میں بڑے عالم بڑے بزرگ بڑے ولی موجود تھے لیکن اللہ تعالیٰ کے انتخاب کی نظر مجھ عاجز کم مایہ پر پڑی۔ اس نے اپنے قادرانہ تصرف کی انگلیوں میں مجھے لے لیا اور مسند خلافت پر بٹھا دیا۔ میں اپنی ذات میں جو ہوں وہ میں ہی جانتا ہوں آپ نہیں جانتے۔ آپ اگر میری کم مائیگی کا تخیل بھی کریں تو تصور میں بھی وہاں تک نہیں پہنچتے جہاں تک مجھے اپنی عاجزی کا علم ہے۔ میں تو بالکل ہی ایک کم مایہ انسان ہوں لیکن اللہ تعالیٰ کے پیار اور اس کے فضل کی جھلک دیکھتا ہوں اس کے بے شمار نشانات بارش کے قطروں کی طرح نازل ہوتے ہیں مگر جتنا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ زیادہ پیار کرتا ہے جتنی وہ زیادہ رحمتیں نازل کرتا ہے اتنا ہی میرا سر اور زیادہ اس کے حضور جھک جاتا ہے .... خلیفہ وقت کو اپنی ہر قسم کی عاجزی اور کم مائیگی کے باوجود خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک غنا کا مقام بھی حاصل ہوتا ہے اور اس وجہ سے حاصل ہوتا ہے کہ اس کی ہر طاقت اور اس کی ہر کوشش کا سہارا اور تکیہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہوتی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کی قوت اور اس کی طاقت یعنی اس کی نہایت اعلیٰ صفات اس کا تکیہ اور سہارا نہ ہوں تو ایک لحظہ کے لئے بھی کسی خلیفہ وقت کا زندہ رہنا بھی ممکن نہ ہو۔ جس وقت اس کی ذمہ داریوں کا بوجھ اس پر یلغار کرتا ہے یا جس وقت طعن کرنے والی زبانیں اس پر حملہ آور ہوتی ہیں تو اس وقت وہ اپنے رب کی طرف بھاگتا ہے اور اپنے رب میں گم ہو کر مخالف طاقتوں کی طرف منہ کرتا اور مسکراتا ہے اور اس کے لب پر ہوتا ہے کہ

"تہاں ہم ہو گئے یار نہاں میں
اس کو کوئی تلوار نہیں ہوتی۔"

(الفضل ۲۵ جولائی ۱۹۷۱ء)

"یہ سمجھنا کہ خلیفہ وقت اللہ کے سوا کسی اور سے دب جائے گا اس سے بڑھ کر کوئی حماقت نہیں۔ جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ میرے جسم کے اعضاء بھی سوائے خدا کے اور کسی سے نہیں ڈرتے وہ اپنے متعلق یہ کیسے سمجھ سکتا ہے یا سوچ سکتا ہے کہ کبھی وہ کوئی کمزوری اس سلسلہ میں دکھا سکتا ہے جس نے غیر اللہ سے ایک دمڑی کے برابر بھی حصہ کی بھی کوئی خیر نہ لی ہو اور جس نے ہر چیز صرف اپنے مولیٰ سے حاصل کی ہو اور مولیٰ کی عطائیں اس پر اتنی ہوں کہ انسانی دماغ ان کا احاطہ نہ کر سکے وہ اللہ کے سوا کسی اور طرف متوجہ ہی کس طرح ہو سکتا ہے۔ جو ایسا خیال کرتا ہے اس سے زیادہ بیوقوف اور نادان اور جاہل اور کم علم کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔"

(الفضل ۱۱ ستمبر ۱۹۷۰ء صفحہ ۶)

"خلیفہ وقت کا انکسار اور اس کی عاجزی، فروتنی اور اس کا تذلل ہی اس کا مقام ہے اور وہ اس ایمان اور یقین پر قائم ہوتا ہے کہ میں لاشئی محض ہوں کچھ بھی نہیں ہوں، نہ علم ہے مجھ میں، نہ فراست ہے مجھ میں، نہ ہی کوئی طاقت ہے مجھ میں۔ اگر کچھ ہے تو وہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہے وہ جتنا علم دے، جتنی طاقت دے اس کی عطا ہے اور اس کے جلال اور عظمت کے لئے خرچ کی جاتی ہے۔ کہیں کبھی اس کا اپنا وجود نظر نہیں آتا۔ مٹی کے ذرات ہوا میں بکھر جائیں تب بھی ان کا کچھ وجود ہوتا ہے۔ لیکن ایسے شخص کا وجود اتنا بھی باقی نہیں رہتا ہے ...... جس شخص کو بھی اللہ تعالیٰ آپ کا خلیفہ بنائے گا اس کے دل میں آپ کے لئے بے انتہاء محبت پیدا کر دے گا اور اس کو یہ توفیق دے گا۔ کہ وہ آپ کے لئے اتنی دعائیں کرے کہ دعا کرنے والے ماں باپ نے بھی آپ کے لئے اتنی دعائیں نہ کی ہوں گی اور اس کو یہ بھی توفیق دے گا کہ آپ کی تکلیفوں کو دور کرنے کے لئے ہر قسم کی تکلیف وہ خود برداشت کرے اور اپنی مشقت سہنے کرے اور آپ پر احسان جتائے بغیر کرے کیونکہ وہ خدا کا نوکر ہے آپ کا نوکر نہیں ہے اور خدا کا نوکر خدا کی رضا کے لئے ہی کام کرتا ہے کسی پر احسان رکھنے کے لئے نہیں کرتا۔ بلکہ اس کا یہ حال اور اس کا یہ فعل اس بات کی علامت نہیں ہے کہ اس کے اندر کوئی کمزوری ہے اور آپ اس کی کمزوری سے ناجائز فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ وہ کمزور نہیں۔ خدا کے لئے اس کی گردن اور کمر ضرور جھکتی ہے لیکن خدا کی طاقت کے بل بوتے پر وہ کام کرتا ہے ایک یا دو آدمیوں کا سوال ہی نہیں۔ میں نے بتایا ہے کہ ساری دنیا بھی مقابلہ میں آ جائے تو اس کی نظر میں کوئی چیز نہیں۔"

(الفضل ۳۱ دسمبر ۱۹۶۶ء)

خلافت کیلئے پیدا ہونیوالا ہر خوف مبدّل بامن ہو جاتا ہے

"وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا" میں اللہ تعالیٰ نے اس مضمون کی طرف اشارہ کیا ہے جو "وَكُنْتُمْ عَلَى شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِنْهَا" میں بیان ہوا ہے تو جس خوف کا آیت استخلاف میں ذکر ہے وہ وہی خوف ہے جس کو یہاں یوں بیان کیا کہ ایک گڑھا ہے آگ اس میں بھڑک رہی ہے اور اس کے کنارے پر وہ کھڑے ہیں۔ اس سے زیادہ اور خوف کیا ہو سکتا ہے جبکہ وہ آگ خدا تعالیٰ کی لعنت کی آگ ہے اس کے قہر کی آگ ہے اس کی ناراضگی کی آگ ہے

تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس وقت قوم پر ایک نہایت ہی خوف کا وقت ہوتا ہے کہ کہیں وہ اس آگ کے گڑھے میں گر نہ جائیں۔ تب خدا تعالیٰ اپنی قدرت کا ایک نظارہ دنیا کو دکھاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کسی کا محتاج نہیں وہ غنی ہے۔ دنیا میں سب سے بڑا متقی، دنیا میں سب سے زیادہ مطہر، دنیا میں سب سے بڑا عالم۔ دنیا میں سب سے بڑا عاشق قرآن اور عاشق رسول کہلانے والے کا بھی خدا تعالیٰ محتاج نہیں بلکہ یہی شخص اس کا محتاج ہے پس اس وقت اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کا نظارہ اس طرح دکھاتا ہے کہ کبھی وہ اپنی قدرت کے اظہار کے لئے اس شخص کو چن لیتا ہے جو قوم کی نگاہ میں بوڑھا ہوتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کو بیت دفعہ طعنہ دیا گیا کہ بوڑھا آدمی ہے سمجھ کوئی نہیں۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ بوڑھا بیشک ہے لیکن ہے میری یاد میں میری گود میں۔ اس واسطے تم اس کے مقابلہ میں نہیں ٹھہر سکتے۔

کبھی خدا تعالیٰ اپنی قدرت کا اس طرح مظاہرہ کرتا ہے کہ ایک بچے کو چن لیتا ہے۔ دنیا کہتی ہے کہ بچہ ہے قوم تباہ ہو جائے گی نا سمجھ ہے کم علم ہے کم تجربہ ہے مگر خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ بیشک یہ بچہ ہے مگر میں تو بچہ نہیں ہوں میں اپنی قدرت اس کے ذریعہ سے ظاہر کروں گا۔ تب وہ قدرت ثانیہ کا مظہر ہو جاتا ہے اور پھر وہی بچہ ان لوگوں کا منہ بند کر دیتا ہے جو اسے بچہ سمجھنے والے اور بچہ کہنے والے ہوتے ہیں

کبھی وہ کسی ادھیڑ عمر انسان کو چن لیتا ہے جسے دنیا اپنی سمجھ اور عقل کے مطابق قطعاً نا اہل سمجھتی ہے کم علم سمجھتی ہے۔ وہ سمجھتی ہے کہ یہ کام اس کے بس کا ہے ہی نہیں اور حقیقت بھی یہی ہوتی ہے کہ وہ کام اس کے بس کا نہیں ہوتا لیکن کون سا کام ہے جو خدا تعالیٰ کے بس کا نہ ہو۔ پس خدا تعالیٰ اسے چلاتا ہے اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے اس کے نفس کو اپنی عظمت اور جلال کے جلوہ کے ساتھ کلی طور پر مٹا کر دیتا ہے ایسے لوگوں پر کبھی ایسی حالت بھی وارد ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے پیار میں کبھی وہ اس طرح محو اور گم ہو جاتے ہیں کہ ان کا دل چاہتا ہے کہ وہ ساری دنیا میں منادی کر دیں کہ مجھے تم میں سے کسی کی بھی ضرورت نہیں ہے اور پھر خدا تعالیٰ ان سے جو اور جس قدر کام لینا چاہتا ہے۔ اسی قدر ان کی مدد اور نصرت بھی کرتا چلا جاتا ہے اور اسی طرح وہ دنیا پر ثابت کرتا ہے کہ خدا ہی حقیقتاً سب قدرتوں والا اور سب طاقتوں والا ہے۔"

(الفضل ۱۲ مارچ ۱۹۶۷ء صفحہ ۴)

خلفاء اور قبولیت دعا

جلسہ سالانہ ۱۹۶۵ء کے موقعہ پر افتتاحی تقریر میں فرمایا:۔

"میں نے آپ کی تسکین قلب کے لئے آپ کے بار کو ہلکا کرنے کے لئے آپ کی پریشانیوں کو دور کرنے کے لئے اپنے رب رحیم سے نشان دعا کا نشان مانگا ہے اور مجھے یقین اور پورا بھروسہ ہے اس پاک ذات پر کہ وہ میری اس التجا کو رد نہیں کرے گا۔"

(الفضل ۲۳ دسمبر ۱۹۶۵ء صفحہ ۱)

"جس وقت خلیفہ وقت کی دعا قبول ہوتی ہے تو وہ اپنے عاجزی کے مقام کو بھولتا نہیں اور اس کے دل میں کبھی یہ خیال پیدا نہیں ہوتا کہ میں کوئی ایسی بڑی ہستی ہوں کہ میرا رب بھی میری دعائیں قبول کرنے پر مجبور ہو گیا ہے بلکہ وہ تو نہایت عاجزی کے جذبات کے ساتھ اپنے رب کے حضور یہ کہتے ہوئے جھکتا ہے کہ اے میرے رب! میں بڑا گنہگار ہوں، میں بہت بے بس ہوں، میں بہت عاجز ہوں۔ میرے اندر کوئی خوبی نہیں۔ تو نے خود ہی کسی مصلحت کی بناء پر مجھے ایک طرف یہ مقام نیابت عطا کر دیا ہے اور دوسری طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نیابت میں اس نظام خلافت کی وجہ سے جماعت کو یکجان کر دیا ہے اور وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود کا ایک حصہ بن گئی ہے اور امت محمدیہ میں سے پہلوں اور پچھلوں کی دعاؤں کے نتیجہ میں تو ہماری دعاؤں کو قبول کرتا ہے۔"

(الفضل یکم اکتوبر ۱۹۶۸ء صفحہ ۶)

"خدا تعالیٰ کی ذات اتنی پیاری اور محبت کرنے والی ہے کہ انسانی عقل اس کا تصور بھی نہیں کر سکتی۔ اس تھوڑے سے عرصہ میں خدا تعالیٰ نے ہزاروں لوگوں کی ضرورتوں کو اپنے فضل سے میری دعا کے ذریعہ پورا کیا۔ جن کے حق میں دعائیں قبول ہوئیں۔ وہ ہر جگہ کے ہیں۔" (الفضل ۲۵ جون ۱۹۷۱ء صفحہ ۲)

باقی

عشرہ وصولی مجالس خدام الاحمدیہ

مجالس خدام الاحمدیہ سے گزارش ہے کہ براہ کرم ۵ جون تا ۱۵ جون عشرہ وصولی منائیں۔

(۱) اس عشرہ کے دوران ہر خادم کے گھر پہنچیں اور ان سے درخواست کرکے پچھلا (بقایا) اور چندہ سال رواں وصول کریں۔

(۲) چندہ اجتماع اور تعمیر ہال کی وصولی میں قابل فکر حد تک کمی ہے اس عشرہ کے دوران دیگر مدات کے ساتھ ان دونوں مدات کی وصولی کی طرف خصوصی توجہ فرمائیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں ۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۶۳۳

میں محمد صدیق ولد علاول صاحب مرحوم قوم قریشی پیشہ زمیندارہ عمر ۵۰ سال ۔ بیعت نومبر ۱۹۶۵ء ساکن چک ۲۰ گگھ ضلع جھنگ ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳-۴-۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے ۔

زرعی اراضی ۸ ایکڑ جس کے مجھے مالکانہ حقوق نہیں ملے ۔ اس زمین پر سالانہ لگان ۴۵۰/- روپے بصورت معاوضہ ادا کرتا ہوں ۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں ۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۲۰۰/- روپے سالانہ آمد بصورت زرعی زمین ہے ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔

العبد ۔ محمد صدیق ولد علاول صاحب چک ۲۰ گگھ ۔ جھنگ ۔

گواہ شد ۔ مبشر احمد وصیت ۲۱۰۵۸ انسپکٹر وصایا ۔

گواہ شد ۔ منیر احمد عابد مربی سلسلہ احمدیہ

مسل نمبر ۲۳۶۳۴

میں محمد ظفر اللہ ولد میاں محمد اکرم صاحب قوم منیہرا پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال ۔ پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ناصر ہوسٹل ضلع جھنگ ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹-۴-۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ۔ میرا جیب خرچ اس وقت ۳۰/- روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں ۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے ۔

العبد ۔ محمد ظفر اللہ ولد میاں محمد اکرم صاحب ناصر ہوسٹل ربوہ جھنگ ۔

گواہ شد ۔ مختار احمد چیمہ ولد چوہدری برکت علی صاحب چیمہ ناصر ہوسٹل ربوہ ۔

گواہ شد ۔ عبدالمجید عامر ولد عبدالحمید صاحب معتمد ناصر ہوسٹل ربوہ ۔

مسل ۲۳۶۳۵

میں رانا فاروق احمد ولد چوہدری محمد نواز خان صاحب قوم راجپوت پیشہ طالب علم ۔ عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳-۴-۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا ماہوار جیب خرچ اس وقت ۲۰/- روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں ۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے

العبد ۔ رانا فاروق احمد ولد چوہدری محمد نواز خان صاحب ناصر ہوسٹل ربوہ جھنگ ۔

گواہ شد ۔ عبدالمجید عامر ولد عبدالحمید صاحب معتمد ناصر ہوسٹل ربوہ ۔

گواہ شد ۔ مختار احمد چیمہ ولد چوہدری برکت علی چیمہ صاحب زعیم ناصر ہوسٹل ربوہ ۔

ضروری تصحیح

الفضل مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۷۸ء میں "نرخنامہ" ناصر دواخانہ کے اشتہار میں جوہر مفید اٹھرا کی قیمت ۲۰/- روپے شائع ہوگئی ہے جو در اصل ۲۸/- روپے ہے ۔ احباب تصحیح کر لیں ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا سفر یورپ (بقیہ صفحہ ۲)

چیز خدا کا کلام سنتی ہے اور خدا کی صفات جلوہ گر ہیں تو پھر کیا انسانی روح جسے خدا تعالیٰ نے ابدالآباد کی زندگی عطا کرنی ہے اس کے لئے خدا تعالیٰ کے کلام و الہام کی ضرورت نہیں ہے؟ یقیناً ضرورت ہے بلکہ بدرجہ اولیٰ ضرورت ہے انسان کی وہی حقیقی اور مقبول زندگی ہے جو آسمانی روشنی سے منور ہوتی ہے۔

حضور نے فرمایا خدا تعالیٰ نے انسان کو بے سہارا نہیں چھوڑا ۔ اگر کوئی فخر کے ساتھ سر اونچا کرسکتا ہے تو وہ خدا کا مخلص بندہ ہے جو خدا کے حضور جھکتا اور خدا کا پیار پاتا ہے ۔ خدا کی طرف سے اُسے سچی خوابیں دکھائی جاتی ہیں ، اور مستقبل کی خبریں بتائی جاتی ہیں جو اس کے ایمان میں تازگی اور یقین کو بڑھاتی چلی جاتی ہیں اور یہی انسانی زندگی کا منتہائے مقصود ہے ۔ حضور نے فرمایا دوستوں کو چاہیئے کہ وہ خدائے حی و قیوم سے سچا تعلق پیدا کریں اور قرآن عظیم کو اپنی زندگی کا دستور العمل بنالیں تاکہ انہیں وہ فرقان عطا ہو جو الٰہی جماعتوں کا طرۂ امتیاز ہے ۔

اطلاع عام

دوستوں کی سہولت کے لئے اطلاعاً عرض ہے کہ گندم و دیگر اجناس کے سٹوروں میں نقصان پہنچانے والے کیڑوں مثلاً کھپرا ، سسری ، ڈھورہ وغیرہ کی تلفی کے لئے محدود تعداد میں نہایت ہی موثر گولیاں فاسٹاکسین منگوائی گئی ہیں یہ گولیاں قیمتہً خاکسار سے حاصل کی جاسکتی ہیں ۔

(غلام احمد عطاء وکیل الزراعت)

ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کے لئے پیپلز ورکس پروگرام کے ایسے منظور شدہ ٹھیکیداروں سے جنہوں نے اپنی تجدید فیس ۱۹۷۸ء جمع کروادی ہو مورخہ ۶ جون ۱۹۷۸ء بوقت گیارہ بجے سربمہر آئٹم ریٹ ٹنڈر مطلوب ہیں جو اسی روز دفتر اسسٹنٹ پراجیکٹ ڈائریکٹر واقع ۲۶۳ اے سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا میں حاضر ٹھیکیداروں یا ان کے مقرر کردہ نمائندگان کے روبرو کھولے جائیں گے ۔ زیر دستخطی کو اختیار ہوگا کہ وہ وجہ بتائے بغیر تمام یا کسی ایک ٹنڈر کو منظور یا مسترد کردے ۔ ٹنڈر فارم ہیڈ کلرک پیپلز ورکس پروگرام سے بعوض مبلغ ۱۰/- روپے (ناقابل واپسی) مورخہ ۵ جون تک دفتری اوقات میں ایسے ٹھیکیداروں کو جن کے پاس کال ڈیپازٹ ہوگی جاری کئے جائیں گے ۔ ٹنڈروں کی وصولی کے روز کوئی ٹنڈر فارم جاری نہیں کیا جائے گا ۔ زر ضمانت کال ڈیپازٹ کی شکل میں کسی بھی شیڈولڈ بنک سے بنام پراجیکٹ ڈائریکٹر (PWP) حاصل کرنا ہوگی جس کے بغیر ٹنڈر قابل قبول نہیں ہوگا ۔ مشروط ، مشکوک ، نامکمل اور بذریعہ ٹیلیگرام وصول ہونے والا ٹنڈر قابل غور نہ ہوگا ۔

زیر تعمیر سڑکات پر کام کرنے والے مزدوروں کو عالمی ادارہ خوراک کے تحت منظور شدہ سکیل پر خوراک مہیا کی جائے گی جس کی تقسیم پیپلز ورکس پروگرام کے سب انجنیئر کی راہ راست نگرانی میں ہوگی اور قیمت خوراک ٹھیکیدار کے منظور شدہ بل سے مبلغ ۹/۱ روپے فی کس کاٹ لی جائیگی ۔ دیگر تفصیلات اور شرائط کام کسی بھی دن دفتر اوقات میں اسسٹنٹ انجنیئر (PWP) سرگودھا کے دفتر سے ملاحظہ کی جاسکتی ہیں ۔

نمبر شمار	تفصیل کام	تخمینہ لاگت	زر ضمانت	مدت
۱	تعمیر پختہ سڑک سالم ۔ پھلروان میل ۰/ ۔ ۳/۰	۹,۱۷,۰۰۰	۱۸,۳۴۰	۳ ماہ
۲	تعمیر پختہ سڑک سرولیا نوار کوٹومن میل ۴/۲-۲/۴	۳,۷۸,۲۰۰	۷,۵۶۴	۲ ماہ
۳	تعمیر واٹر باؤنڈ موڑ چک نمبر ۴۷ جنوبی ۔ ۹۴ جنوبی	۱,۹۸,۲۰۰	۳,۹۶۴	ایک ماہ
۴	تعمیر سولنگ روڈ کوٹومن ۔ بھابڑہ فرسٹ رینج میل میل ۰/۴ - ۰/۷	۳,۸۷,۸۰۰	۷,۷۵۶	۱½ ماہ
۵	تعمیر سولنگ روڈ کوٹومن بھابڑہ سیکنڈ رینج ۰/۷-۰/۱۰	۳,۸۷,۸۰۰	۷,۷۵۶	۱½ ماہ
۶	تعمیر سولنگ جلیانہ لک وزٹو فرسٹ رینج ۰/۱-۰/۵	۷,۹۰,۰۰۰	۱۵,۸۰۰	۲ ماہ
۷	" " " سیکنڈ رینج ۰/۵-۰/۹	۸,۳۱,۴۰۰	۱۶,۶۲۸	۲ ماہ
۸	تعمیر سولنگ بھاگٹانوالہ لڈے والا فرسٹ رینج ۰/۱-۰/۳	۳,۴۹,۳۰۰	۶,۹۸۶	ایک ماہ
	" " " سیکنڈ رینج ۰/۳-۰/۷	۵,۱۷,۱۰۰	۱,۳۴۲	۲ ماہ
	تعمیر پکا نالہ سرکلر بھیرہ	۳,[illegible]	۶,۰۰۰	۲ ماہ

المشتہر ۔ صاحبزادہ محمد محبوب عباسی ڈپٹی کمشنر / پراجیکٹ ڈائریکٹر پیپلز ورکس پروگرام سرگودھا

IPL-2679

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی چوبیسویں سالانہ تربیتی کلاس کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوگئی

محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی نے مختصر خطاب کے بعد اختتامی دعا کرائی

ربوہ ۲۵ ہجرت۔ آج بعد نماز عصر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی چوبیسویں سالانہ مرکزی تربیتی کلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوگئی۔ اختتامی اجلاس میں محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان و امیر مقامی نے مہمانِ خصوصی کے طور پر شرکت فرمائی۔ آپ نے مختصر خطاب کے بعد اختتامی دعا کرائی۔

یہ تقریب بعد نماز عصر ایوانِ محمود میں منعقد ہوئی۔ اس کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے کیا گیا جو کہ مکرم مظفر احمد صاحب ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ نے کی۔ بعد ازاں مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم۔ اے صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے خدام سے ان کا عہد دہروایا۔ پھر کلاس کے ایک طالب علم مکرم ظفر احمد صاحب آف شمس آباد ضلع قصور نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک نظم کے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ تلاوت و نظم کے بعد اس کلاس کے ناظم اعلیٰ مکرم پروفیسر محمد اسلم صاحب شاد آف منگلا نے کلاس کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ نے اس کلاس میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء کو انعامات مرحمت فرمائے اور پھر مختصر خطاب کرتے ہوئے فرمایا یہ خوشی کی بات ہے کہ گرمی کی شدت اور بعض صوبوں میں میٹرک کے امتحانات ہونے اور سب سے بڑھ کر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی ربوہ سے غیر موجودگی کے باوجود آج کی کلاس میں مجالس کی نمائندگی گذشتہ سال سے بڑھ کر ہوئی۔ خدا تعالیٰ کے اس فضل پر ہمارے دل اس کی حمد سے لبریز ہیں۔ خدا کرے کہ ہمارا ہر قدم آگے سے بڑھ کر ہو اور ہم حضرت خلیفۃ المسیح (ایدہ اللہ تعالیٰ) کی قیادت میں ترقی کرتے چلے جاویں۔

اس موقع پر میں کلاس میں شامل ہونے والے طلباء سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جو کچھ آپ نے یہاں سیکھا ہے اپنی مجالس میں جا کر خود بھی یاد رکھیں اور دوسروں کو بھی سکھائیں۔ خدا کرے کہ آپ کی زندگیاں اسلام اور احمدیت کا نمونہ ہوں اور آپ غلبۂ اسلام کی عظیم مہم کے قافلہ سالاروں میں سے ہوں۔

خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

آخر میں آپ نے اجتماعی دعا کرائی جس کے ساتھ یہ کلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوگئی۔

یہ کلاس ۱۲ مئی کو بعد نماز جمعہ شروع ہوئی تھی۔ اس میں قرآن کریم، احادیثِ نبویؐ، فقہ، کلام، ردِ عیسائیت، قواعد زبان عربی اور حفظ قرآن و حدیث کے علاوہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دیگر دینی لٹریچر بھی طلباء کو پڑھایا گیا جس کے بعد ان کا امتحان لیا گیا روزانہ علمائے سلسلہ احمدیہ بھی مختلف اہم موضوعات پر طلباء سے خطاب فرماتے رہے۔ امسال اس کلاس میں ۵۳۳ مجالس کے ۷۹۴ طلباء شامل ہوئے جبکہ گذشتہ کلاس میں جو ۱۹۷۶ء میں منعقد ہوئی تھی ۳۳۳ مجالس کے ۵۵۹ طلباء شامل ہوئے تھے۔ گویا جہاں تک مجالس کی تعداد کا تعلق ہے اس میں خدا کے فضل سے اضافہ ہوا ہے، الحمد للہ۔

انصار اللہ اور تحریکِ جدید

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"دفتر سوم کی دو ذمہ داریاں انصار اللہ پر عائد ہوتی ہیں۔ ایک یہ کہ دفتر سوم میں زیادہ کم عمر بچے ہیں یا وہ ہیں جن کی احمدیت میں کم عمر ہے یہ ہر دو تربیت کے محتاج ہیں اور ان ہر دو کی تربیت کا کام خدام الاحمدیہ کا نہیں بلکہ انصار اللہ کا ہے"

(خطبہ جمعہ ۲۳ ۱/۷۰)

اس ارشاد کی روشنی میں انصار بھائیوں کو چاہیئے کہ جماعت کے بچوں اور جماعت میں نئے شامل ہونے والوں کو تحریکِ جدید کے مالی جہاد سے متعارف کروائیں اور ان کے وعدے لینے کا پورا پورا خیال رکھیں۔ جماعتی انتظام کے ماتحت مرکز سے ہر ممکن تعاون فرمائیں۔

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

لازمی چندہ جات کی ادائیگی ماہ بماہ کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے والد محترم مولوی محمد سعید صاحب عابد امین حلقہ راجگڑھ لاہور مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۷۸ء بوقت صبح دس بجے سروسز ہسپتال لاہور میں بعمر ۶۸ سال اپنی بیوہ، پانچ پسران اور تین دختران کو ہمیشہ کے لئے سوگوار چھوڑ کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے، اناللہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کی طبیعت ۲۲/۲۳ مئی کی درمیانی شب کو ڈھائی بجے کے قریب اچانک سخت خراب ہوگئی اور دائیں طرف فالج گرنا شروع ہوگیا۔ آپ کو فوراً ہسپتال لے جایا گیا جہاں صبح دس بجے آپ نے اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کی۔ آپ میاں عبدالرحیم صاحب مرحوم کے اکلوتے فرزند اور حافظ محمد یوسف صاحب مرحوم آف دھیر کے کلاں کے داماد تھے۔

جنازہ رات دس بجے بذریعہ ایمبولینس ربوہ لے جایا گیا۔ لاہور میں احباب جماعت نے نماز جنازہ ادا کی۔ ربوہ میں محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور نے مسجد مہدی میں نماز جنازہ پڑھائی تدفین ۹½ بجے صبح عمل میں آئی۔ ۲۶ مئی کو بعد از نماز جمعہ محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے غائبانہ نماز جنازہ پڑھائی۔

مرحوم منکسر المزاج حلیم الطبع اور درویش منش انسان تھے حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کا بھی خیال رکھتے تھے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور آپ کے درجات بلند کرے۔ ہماری والدہ محترمہ اور ہم سب بہن بھائیوں کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(خاکسار محمد نصیر ہمایوں سیکرٹری امور عامہ و زعیم مجلس خدام الاحمدیہ
حلقہ راج گڑھ لاہور)

(احمدی بھائیوں کی اپنی ائیر کنڈیشنڈ دکان)

نیو پاک جیولرز

۱۱۱ فیروز پور روڈ نزد گلیکسی سینما
۱۲۔ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور۔ فون ۴۱۰۹۷۲

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے

پاک ٹمبر
۲۵۔ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ
لاہور

فون نمبر:۔ ۶۲۹۱۸ —— گھر فون نمبر:۔ ۵۳۵۰۰
کو ہمیشہ یاد رکھیں

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴